نقد و تبصرہ

رئیس احمد جعفری

اجماع اور باب اجتہاد

یہ کمال فاروقی صاحب کی انگریزی کتاب Ijma & The Gate of Ijtehad کا اردو ترجمہ ہے۔ مترجم مسٹر مظہر الدین صدیقی ہیں جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے ہیں، اور خود بھی اہل علم اور اہل فکر اصحاب کے طبقے میں ایک مقام خاص پر فائز ہیں۔

کتاب مختصر ہے لیکن اپنے موضوع پر اچھی طرح حاوی ہے۔ انداز بیان سلجھا ہوا، طرز استدلال مناظرانہ بالکل نہیں یکسر عالمانہ اور طالب علمانہ، انداز فکر بجائے خود فکر آفریں۔ ایسی کتابوں کی ہمارے لٹریچر میں بڑی کمی ہے، اور خوشی کی بات ہے کہ یہ کوتاہی بڑی خوبی کے ساتھ پوری ہو گئی ہے ترجمہ اتنا رواں اور سلیس ہے کہ اگر فاضل مصنف خود اردو میں اپنی کتاب لکھتے تو اسی طرح لکھتے۔

اس کتاب میں فقہ اسلامی اور خاص طور پہ مسئلہ اجتہاد پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور یہ گفتگو دانشور طبقے کے لیے مزید تحقیق کی بنیاد و اساس کا کام دے سکتی ہے۔ عالم اسلام کے فقہاء اس کی روشنی میں بہت سے اصول وضع کر سکتے، اور نئی راہیں، حدود قرآن و سنت کے اندر رہ کر تلاش کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ فکری بغاوت کی دعوت نہیں دیتی دعوت فکر دیتی ہے۔

دیباچے میں مصنف نے لکھا ہے:

"اکثر اوقات اپنے گرد و پیش ہم اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ مسلمان موجودہ فقہی جمود اور ساتھ ہی ساتھ معاشرتی ٹھہراؤ کو ختم کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں اور اس مقصد کے تحت اس امر کی بے سود اور طفلانہ کوشش میں مصروف ہیں کہ سارے عالم اسلام

کی قانون سازی کا کام اپنے ذمے لے لیں۔ بالفاظ دیگر وہ ایک طرح کی مجلس قانون ساز کے فرائض انجام دیں۔ جو صرف ایک فرد واحد پر مشتمل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف اقطاع و امصار سے یہ صدائیں آتی ہیں کہ اسلامی قانون وراثت "الف" نہیں ہے جیسا کہ غلطی سے سمجھ لیا گیا ہے بلکہ "ب" ہے، اور یہ کہ چوری کے لیے اسلام نے جو سزا مقرر کی ہے وہ "ج" نہیں ہے بلکہ "د" ہے۔!

پھر آگے چل کر اپنے موقف کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فاضل مصنف نے ارشاد فرمایا ہے،

"لیکن ان امور کے بارے میں صحیح اسلامی موقف کی تعیین کسی ایک فرد کی خود رائی یا اس کے انفرادی افکار و اوہام اور ذاتی دعاوی سے نہیں کی جا سکتی۔ اس کا تحقق، نیز اگر ضرورت ہو تو از سر نو تحقق صرف ایسے محتاط طریقوں سے کیا جا سکتا ہے جن کا ارتقاء ایک عرصے کی جد و جہد اور علمی کاوش کے بعد عمل میں آیا ہو، نیز ان متفقہ فقہی اصولوں کی بنا پر جنھیں قرآن حکیم اور سنتِ نبوی سے اخذ کیا گیا ہو!"

اس فکر آفریں گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فاضل مصنف نے مزید ارشاد فرمایا ہے اور بالکل صحیح ارشاد فرمایا ہے:

"اگر فقہ یا اسلامی قانون کا مطالعہ بغور کیا جائے تو صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کسی جگہ کوئی پیچیدگی نہیں پائی جاتی بلکہ یہ منطقی ربط اور واضح طور پر ایک مدلل تفکر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اس میں استنباط نتائج کے جس طریقے کو مدنظر رکھا گیا ہے اس کی وجہ سے ایک نتیجہ دوسرے نتیجے سے از خود پیدا ہوتا ہے، اور اس کے لیے کسی جذباتی چھلانگ یا مخفی طریق فہم و ادراک کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ عقل اور منطق کے استعمال سے نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں!"

مصنف علّام نے پاکستان کے اہل علم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اور علامہ سید سلیمان ندوی سے استفادہ کے بعد یہ کتاب لکھی ہے، اور اس کا اعتراف انھوں نے بڑے

کھلے دل سے کیا ہے۔ اس اعتراف کے بعد وہ فرماتے ہیں:

"اگر اسلامی نظام بے لچک اور جامد ہوتا تو عالم اسلامی میں بھی اختلافات کی ایسی ہی ناقابل عبور خلیج رونما ہو جاتی جیسے اشتراکی نظام میں اسٹالن اور ٹراٹسکی کے پیرووں کے مابین پیدا ہو گئی ہے۔ خوش قسمتی سے اسلامی نظام کی تعمیر جس سنگ و خشت سے عمل میں آئی ہے وہ بہت پائدار اور مضبوط ہے۔ "اختلاف امتی رحمۃ" کی حدیث نے جو بلند پایہ تصور پیدا کیا ہے اس کے حدود کے اندر رہ کر ممکن ہے کہ دونوں نقاط نظر یکساں طور سے ان خطوط پر کام کرتے رہیں جن کی نشان دہی ہم نے اس کتاب کے آخری باب میں کی ہے۔"

ان اقتباسات سے مصنف کے انداز فکر اور اسلوب بیان کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کوئی شبہ نہیں اپنے موضوع پر یہ کتاب ایک بیش قیمت فکری سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی نے اچھے کاغذ پر عمدہ ٹائپ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ بہت اچھا ہوتا اگر یہ کتاب مجلّد شائع کی جاتی۔ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔

جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان

یہ رسالہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے انگریزی زبان میں سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے اس کا جنوری ۱۹۶۵ء کا شمارہ ہے۔

اس میں سب سے پہلا مضمون Muslims in Dacca ہے۔ یہ ڈاکٹر افتخار احمد غوری کی کاوش کا نتیجہ ہے، اور بلاشبہ بڑی تحقیق اور جامعیت سے لکھا گیا ہے۔

دوسرے مضمون کا عنوان ہے Parliamentary Career of Mr. M. A Jinnah